صلوٰۃ التسبیح کے فضائل و مسائل

بمع طریقہ واحکام

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہم

بیت العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انار کلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۴۸۳

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

کتاب	:	صلوٰۃ التسبیح کے فضائل و مسائل
مؤلف	:	مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ
باہتمام	:	محمد ناظم اشرف
ناشر	:	بیت العلوم ۲۰ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔
		فون نمبر: ۷۳۵۲۴۸۳

﴿ملنے کے پتے﴾

بیت العلوم	:	۲۰ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور
ادارہ اسلامیات	:	۱۹۰ انارکلی لاہور
ادارہ اسلامیات	:	ارحمن بلڈنگ، موہن روڈ چوک اُردو بازار کراچی
دارالاشاعت	:	اردو بازار کراچی نمبر ۱
بیت القرآن	:	اردو بازار کراچی نمبر ۱
ادارۃ القرآن	:	چوک لسبیلہ گارڈن ایسٹ کراچی
ادارۃ المعارف	:	ڈاک خانہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ دارالعلوم	:	جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۱	صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا وقت	۱
۱۲	صلوٰۃ التسبیح کی خاص تسبیح	۲
۱۳	صلوٰۃ التسبیح کی صورتیں	۳
۱۴	صلوٰۃ التسبیح کی نیت	۴
۱۴	صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ	۵
۱۵	صلوٰۃ التسبیح کا پہلا طریقہ	۶
۱۷	صلوٰۃ التسبیح کا دوسرا طریقہ	۷
۱۹	چھوٹی صلوٰۃ التسبیح	۸
۲۱	صلوٰۃ التسبیح کے مسائل	۹
۲۴	التحیات کے بعد کی دعا	۱۰
۲۷	اہل علم کے لئے	۱۱
۳۰	خلاصہ یہ ہے کہ	۱۲

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد!

عزیزم مولوی محمد ناظم اشرف سلّمہٗ اللہ پاک ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائیں اور اپنے اکابر کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشیں آمین ،

عرصہ سے خواہش تھی کہ صلوٰۃ التسبیح کے موضوع پر ایک کتابچہ ہونا چاہئے جسمیں اس کے فضائل کے ساتھ ضروری مسائل بھی ہوں ، حق تعالیٰ جل شانہ نے خاص فضل فرمایا اور اپنے کرم سے " صلوٰۃ التسبیح کے فضائل اور مسائل " کے نام سے ایک مضمون مرتب کروادیا ۔ جو احقر نے ماہنامہ البلاغ میں اشاعت کے لئے دیدیا ، عزیزم سلّمہٗ کو پسند آیا اور بیت العلم سے اسکو شائع کرنے کی اجازت چاہی ، چنانچہ احقر نے اجازت دیدی ،

اللہ پاک ان کو اپنی محبت عطا فرمائیں ، دین کی مخلصانہ خدمت کی توفیق بخشیں اور عمدہ سے عمدہ کتابت و طباعت کیساتھ دین کی باتیں مسلمانوں تک پہنچانے کی توفیق دیں آمین

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۲۲-۹-۱۴۱۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلوٰۃ التسبیح کے فضائل ومسائل

الحمد للّٰہ رب العلمین و العاقبۃ للمتقین و الصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واَصحابہ اجمعین امابعد!

نفل نمازوں میں صلوٰۃ التسبیح بہت عظیم الشان نماز ہے، جس کی بڑی فضیلت اور بڑا ثواب ہے، چھوٹے بڑے ہر قسم کے گناہوں کو مٹانے والی ہے اور بڑے سے بڑے گناہگار کے لئے بخشش کا ذریعہ ہے، رسول کریم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو اور اپنے چچازاد بھائی حضرت جعفرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بہت ہی شفقت اور بڑی تاکید سے اسکی تعلیم دی، جو اس کی فضیلت واہمیت کے لئے کافی ہے اسی لئے علماء،

صلحاء' محدثین' فقہاء اور صوفیا کرام اسکا اہتمام کرتے رہے ہیں۔ اور دوسروں کو اسکی تعلیم دیتے رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا! اے عباس' اے میرے محترم چچا! کیا میں آپکی خدمت میں ایک گراں قدر عطیہ اور ایک قیمتی تحفہ پیش کروں؟ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں؟ کیا میں آپ کے دس کام اور آپ کی دس خدمتیں کروں (یعنی آپ کو ایک ایسا عمل بتاؤں جس سے آپ کو دس عظیم الشان فائدے حاصل ہوں وہ ایسا عمل ہے کہ) جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرما دیں گے' اگلے بھی اور پچھلے بھی' پرانے بھی اور نئے بھی' بھول چوک سے ہونے والے بھی' اور اور دانستہ ہونے والے بھی' صغیرہ بھی اور کبیرہ بھی' ڈھکے چھپے بھی' اور اعلانیہ ہونے والے بھی (وہ عمل صلوۃ التسبیح ہے' اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ): آپ چار رکعات نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں' پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرات سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں

پندرہ دفعہ کہیں:

﴿سبحانَ اللّٰہِ والحمدُ للّٰہ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اکبر﴾

پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ پڑھیں، پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر سجدہ میں چلے جائیں اور اسمیں بھی یہ کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر دوسرے سجدہ میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر دوسرے سجدہ کے بعد بھی (کھڑے ہونے سے پہلے) یہ کلمہ دس دفعہ کہیں، چاروں رکعات اسی طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمہ پچھتر دفعہ کہیں (میرے چچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں اور اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں، اور اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک دفعہ پڑھ ہی لیں۔ (معارف الحدیث بحوالہ سنن ابی داؤد وغیرہ)

(ف) اس حدیث سے واضح ہوا کہ نفل نمازوں میں صلوۃ التسبیح کا

ایک خاص مقام اور درجہ ہے جسے حضور ﷺ نے تحفہ' بخشش' عطیہ اور خوشخبری فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکی برکت سے بندے کے اگلے پچھلے نئے پرانے' جان بوجھ کر کئے ہوئے اور بلا ارادہ کئے ہوئے' چھوٹے بڑے' چھپ کر کئے ہوئے اور اعلانیہ کئے ہوئے سارے ہی گناہ معاف فرما دیتے ہیں چاہے وہ شخص دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ گناہگار ہو'اس لئے حسب سہولت اس نماز کو معمولات زندگی میں شامل کرنا چاہئے۔

☆حضور اکرم ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت جعفرؓ کو حبشہ بھیج دیا تھا' جب وہ وہاں سے واپس مدینہ منورہ پہنچے تو آنخضرت ﷺ نے انہیں گلے سے لگایا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا: میں تمہیں ایک (خاص) چیز دوں' ایک خوشخبری سناؤں' ایک بخشش دوں' ایک تحفہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا ضرور دیجئے! حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: چار رکعات نماز پڑھو! (مراد صلوٰۃ التسبیح ہے جس کی تفصیل اوپر کی حدیث میں گزری)

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں فرمایا:

نمازی چار رکعت کی نیت باندھ کر پہلے تکبیر تحریمہ کہیں پھر

"سبحانک اللهم و بحمدك و تبارك اسمک و تعالی جدك و لا إله غيرك" پڑھیں' پھر پندرہ دفعہ سبحان الله و الحمد الله و لا اله الا الله والله اکبر پڑھیں' پھر اعوذ باللّٰہ' بسم اللّٰہ'

سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھیں' پھر دس مرتبہ سبحان الله والحمد الله ولا اله الا الله والله اکبر پڑھ کر رکوع میں جائیں' رکوع میں ان تسبیحات کو دس دفعہ پڑھیں' پھر قومہ میں دس دفعہ پڑھیں' پھر سجدہ میں دس دفعہ پڑھیں' پھر جلسہ میں دس دفعہ پڑھیں' پھر دوسرے سجدہ میں دس دفعہ پڑھیں' اسی ترتیب سے چار رکعت پوری کریں' اس طرح ہر رکعت میں ۷۵ تسبیحات ہوگئیں' ہر رکعت کے شروع میں یہ تسبیحات پندرہ دفعہ پڑھیں' پھر قرات کریں گے' پھر دس دفعہ ان تسبیحات کو پڑھیں۔

اگر رات کو کوئی شخص یہ نماز پڑھے تو میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسکو دو دو رکعت کر کے پڑھے اور اگر دن میں پڑھے تو پھر اختیار ہے' چاہے ایک سلام سے پڑھے اور چاہے تو دو سلاموں سے پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے یہ بھی فرمایا کہ رکوع اور سجدے میں

پہلے تین دفعہ سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلی پڑھیں اس کے بعد مذکورہ تسبیحات پڑھیں۔ان سے یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر اس نماز میں سجدہ سہو پیش آ جائے تو کیا اسکے دونوں سجدوں میں بھی یہ تسبیحات دس دس مرتبہ پڑھیں؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں' کیونکہ انکی مجموعی تعداد تین سو دفعہ ہے جو سجدہ سہو میں پڑھے بغیر پوری ہو جاتی ہے۔(ترمذی شریف۔۱:۶۴)

☆ حضرت عبدالعزیز بن داؤدؒ جو حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے بھی اونچے درجے کے ہیں وہ فرماتے ہیں: جو شخص جنت کا طالب ہو اس کو صلوۃ التسبیح ضرور پڑھنی چاہئے۔

☆ حضرت ابوعثمان زاہدؒ فرماتے ہیں غموں اور مصیبتوں کے وقت میں نے صلوۃ التسبیح سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں دیکھا' یعنی اس کے پڑھنے سے رنج وغم اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں (معارف السنن)

(ف) رنج وغم اور تمام مصائب سے نجات ملنا ہر شخص کے دل کی آرزو ہے اور جنت کا طالب ہر مومن ہے' لہٰذا صلوۃ التسبیح کا معمول بنانا چاہیے تا کہ یہ مقاصد حاصل ہوں' جو کرے گا وہ پائے گا' محض سوچنے سے کیا ہو گا؟

☆ حضرت عبداللہ بن مبارک "صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے' اور یہی صلحاء کا طریقہ رہا ہے کہ اس نماز کو ایک دوسرے سے لیا کرتے تھے یعنی ایک دوسرے سے اس کو سیکھتے' حاصل کرتے اور اس کا معمول بنایا کرتے تھے۔

(بذل المجہود)

☆ شامیہ میں ہے کہ صلوٰۃ التسبیح میں بہت زیادہ ثواب ہے اور اسمیں بعض محققین کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ صلوٰۃ التسبیح کی عظیم فضیلت سن کر بھی اگر کوئی اسکو چھوڑے تو وہ دین کی ناقدری کرنے والا ہی ہوگا۔ (ج ا/ ۵۰۸)

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا وقت

جن اوقات میں نفل نمازیں ادا کرنا مکروہ اور منع ہے جیسے صبح صادق سے طلوع آفتاب کے وقت اس نماز کو پڑھنا ناجائز ہے' ان کے علاوہ دن اور رات کے باقی تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے' البتہ زوال کی بعد یعنی جب دوپہر کو آفتاب ڈھل جائے اس وقت ظہر سے پہلے یہ نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اگر اس وقت کسی وجہ سے نہ پڑھی جاسکے تو جب وقت ممکن ہو' رات میں یا دن میں اس کو پڑھا جاسکتا ہے۔ (شامیہ)

اس نماز کو روزانہ پڑھنا چاہئے‘ یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو یعنی ہفتہ میں ایک مرتبہ پڑھنا چاہئے یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک بار پڑھنا چاہئے‘ یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھنا چاہئے‘ یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لینا چاہئے۔ (حوالہ بالا)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر جمعہ کو زوال کے بعد‘ نماز جمعہ سے پہلے یہ نماز پڑھا کرتے تھے اور اس نماز کے بارے میں یہی درمیانی درجہ ہے لہٰذا ہر جمعہ کو زوال کے بعد صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا معمول بنانا چاہئے۔ (ارشاد الساری)

صلوٰۃ التسبیح کی خاص تسبیح

صلوٰۃ التسبیح میں درج ذیل کلمہ تین سو بار پڑھا جاتا ہے‘ اس کو زبانی یاد کرلیں تاکہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنا آسان ہو جائے‘ وہ کلمہ یہ ہے:

﴿سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ للّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ﴾

”اللہ تعالیٰ تمام عیبوں اور برائیوں سے پاک ہے اور تمام خوبیاں

اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں'

بعض روایات میں مذکورہ چار کلموں کے ساتھ لاحول کا ذکر بھی آیا ہے' لہٰذا اسکو بھی پڑھ لیا جائے تو بہتر ہے۔ (ارشاد الساری)

﴿لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِا اللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ﴾

"نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نہ نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بلند مرتبہ اور بزرگی والا ہے"

صلوٰۃ التسبیح کی سورتیں

صلوٰۃ التسبیح کی چاروں رکعات میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت متعین نہیں ہے' جو سورت چاہے پڑھیں یا جو سورتیں یاد ہوں پڑھ لیں' ہر طرح جائز ہے' البتہ حضرت ابن عباسؓ سے اس میں یہ سورتیں پڑھنا منقول ہیں' پہلی رکعت میں اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ دوسری رکعت میں والعصر تیسری رکعت میں

قل یا ایھا الکافرون چوتھی رکعت میں قل ھو اللّٰہ احد (شامیہ)

بعض روایات میں یہ سورتیں بھی آئی ہیں ازا زلزلت' والعادیات' ازا جاء اور سورۃ الاخلاص (مظاہر حق) اسلئے کبھی کبھی ان سورتوں کو پڑھ لیا کریں

بعض علماء کرام نے فرمایا ہے کہ سورہ حدید' سورہ حشر' سورہ صف اور سورہ تغابن صلوۃ التسبیح میں پڑھنا افضل ہے۔(شامیہ)

صلوۃ التسبیح کی نیت:

صلوۃ التسبیح کی نیت اس طرح ہے: یا اللہ میں آپ کی رضا کے لئے صلوۃ التسبیح کی چار رکعات ادا کرتا ہوں' اللہ اکبر۔۔۔۔

صلوۃ التسبیح کا طریقہ:

احادیث میں صلوۃ التسبیح ادا کرنے کے دو طریقے بتائے گئے ہیں

ایک طریقہ وہ ہے جو حضور اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو تلقین فرمایا ہے اور ایک طریقہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے منقول ہے' یہ روایات ترمذی شریف میں موجود ہیں۔ ان طریقوں میں بعض علماء کرام نے حضرت عباسؓ

کے طریقہ کو افضل قرار دیا ہے اور بعض حضرات نے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے طریقہ کو ترجیح دی ہے۔۔۔ بہتر یہ ہے کہ کبھی ایک طریقہ پر عمل کریں اور کبھی دوسرے طریقہ پر (شامیہ وارشادالساری) یہاں اس نماز کے ادا کرنے کے دونوں طریقے الگ الگ لکھے جاتے ہیں۔

صلوٰۃ التسبیح کا پہلا طریقہ

صلوٰۃ التسبیح کا پہلا طریقہ حضرت عباسؓ سے منقول ہے انہیں یہ طریقہ آنحضرت ﷺ نے تلقین فرمایا تھا' جیسا کہ شروع حدیث میں گزرا۔

صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعت کی نیت باندھ کر پہلی رکعت میں کھڑے ہو کر سبحانک اللھم' اعوز باللّٰہ' بسم اللّٰہ' سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھیں' پھر رکوع میں جائیں اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں' پھر پہلے سجدہ میں سبحان ربی الاعلی کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں پھر سجدہ سے بیٹھ کر جلسہ میں دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ پھر دوسرے سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے

بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ پھر دوسرے سجدے سے اللہ اکبر کہہ کر بیٹھ جائیں اور دس مرتبہ تسبیح پڑھیں' پھر بغیر اللہ اکبر کہے دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ پھر اسی طرح دوسری تیسیری اور چوتھی رکعات مکمل کریں' دوسری اور چوتھی رکعت کے قعدہ میں پہلے دس مرتبہ تسبیح پڑھیں' پھر التحیات پڑھیں۔

سہولت کیلئے یہ طریقہ نقشے کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

پہلی رکعت میں	تسبیحات کی تعداد
سبحانک اللھم۔اعوذ باللہ' بسم اللہ' سورۃ فاتحہ	
اور سورت کے بعد رکوع سے پہلے	۱۵ مرتبہ۔۔۔
پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم کے بعد	۱۰ مرتبہ۔۔۔
پھر قومہ میں	۱۰ مرتبہ۔۔۔
پھر پہلے سجدہ میں سبحان ربی الاعلی کے بعد	۱۰ مرتبہ۔۔۔
پھر جلسہ میں	۱۰ مرتبہ۔۔۔
پھر دوسرے سجدہ میں سبحان ربی الاعلی کے بعد	۱۰ مرتبہ۔۔۔
پھر دوسرے سجدہ میں بیٹھ کر	۱۰ مرتبہ۔۔۔

پھر ترتیب سے چاروں رکعات میں تسبیح پڑھیں اس طرح چار رکعات میں کل تسبیحات تین سو مرتبہ ہو جائیں گی۔

دوسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات دس مرتبہ التحیات شروع کرنے سے پہلے پڑھیں گے پھر التحیات پڑھیں گے۔ باقی چار رکعات میں کوئی فرق نہیں ہے۔

صلوۃ التسبیح کا دوسرا طریقہ

یہ طریقہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے منقول ہے اور وہ اس نماز کو اس طریقہ سے پڑھا کرتے تھے۔ پہلی رکعت میں کھڑے ہو کر سبحانک اللھم پڑھنے کے بعد مگر اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ پڑھنے سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع میں جانے سے پہلے دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر پہلے سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں پھر پہلے سجدے سے اٹھکر جلسے میں دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ پھر دوسرے سجدہ میں سجدہ کی تسبیحات

کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔

اسی ترتیب سے دوسری' تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیح پڑھیں تاکہ چاروں رکعات میں تسبیح تین سو مرتبہ ہو جائے۔

دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے ہی پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھیں گے اور تیسری رکعت میں سبحانک اللھم کے بعد مگر اعوذ باللہ سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھیں گے۔ سہولت کیلئے یہ طریقہ بھی نقشہ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

پہلی رکعت میں	تسبیحات کی تعداد
سبحانک اللھم۔ اعوذ باللّٰہ' سے پہلے	۱۵ مرتبہ۔۔
سورہ فاتحہ اور سورت ملانے کے بعد' رکوع میں جانے سے پہلے	۱۰ مرتبہ۔۔۔
رکوع میں سبحان ربی العظیم کے بعد	۱۰ مرتبہ۔۔۔
قومہ میں سمع اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد	۱۰ مرتبہ۔۔۔
پہلے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد	۱۰ مرتبہ۔۔۔

پہلے سجدہ سے بیٹھ کر جلسہ میں ۱۰ مرتبہ۔۔۔

دوسرے سجدہ میں تسبیح کے بعد ۱۰ مرتبہ۔۔۔

دوسرے سجدہ کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑے ہو جائیں

اسی ترتیب سے باقی رکعات ادا کریں اس طرح اس ترتیب سے ایک رکعت میں ۷۵ اور چار رکعت میں ۳۰۰ بار تسبیح پڑھیں۔ دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں چونکہ سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہ نہیں ہے اس لئے اس رکعات میں کھڑے ہوتے ہی ۱۵ مرتبہ تسبیحات پڑھیں، اس کے بعد بسم اللہ پڑھ کر باقی رکعت پہلی رکعت کی طرح پوری کریں، البتہ تیسری رکعت کے شروع میں چونکہ سبحانک اللھم اور اعوذ باللہ ہے لہذا انہیں پڑھ کر ۱۵ مرتبہ تسبیح پڑھیں اور پھر باقی رکعت پوری کریں۔

چھوٹی صلوۃ التسبیح

صلوۃ التسبیح مشہور تو یہی ہے جسکی تفصیل اوپر لکھی گئی، بعض احادیث میں ایک اور صورت بھی منقول ہے جو دینی اور دنیاوی مقاصد پورے ہونے

کے لئے مجرب ہے اور مشائخ نے اسکا نام چھوٹی "صلوٰۃ التسبیح" رکھا ہے اس کی صورت یہ ہے

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیمؓ نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے ان کو چند کلمات سکھائے جن کو وہ نماز کے اندر پڑھ لیں تو جو دعا مانگیں گے وہ قبول ہوگی وہ کلمات یہ ہیں:

سُبحَانَ اللّٰه	دس مرتبہ (پڑھیں)
اَلحَمدُ لِلّٰهِ	دس مرتبہ (پڑھیں)
اَللّٰهُ اَکبَرُ	دس مرتبہ (پڑھیں)

(اس حدیث کو امام احمدؒ نے مسند میں، ترمذیؒ نے بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَلٰوۃِ التَّسبِیحِ میں اور نسائی نے سنن میں، ابن خزیمہؒ و ابن حبانؒ نے اپنی اپنی صحیح میں اور حاکمؒ نے "مستدرک" میں روایت کیا ہے) (ف) علامہ مناویؒ نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا کہ اسکی سند حسن یا صحیح ہے یعنی یہ حدیث معتبر ہے اسکے بعد فرمایا اس کے فوائد جب ملیں گے جبکہ نماز میں ان کلمات کے معانی کا بھی دھیان رکھا جائے، محض زبان کی حرکت نہ ہو۔

(۲) اس مختصر صلوٰۃ التسبیح میں دس دس مرتبہ جن کلمات کو پڑھنے کا ذکر ہے نماز کے اندر ان کی کوئی خاص جگہ حدیث شریف میں مقرر نہیں ہے اور علماء و مشائخ سے منقول ہونا بھی نظر سے نہیں گزرا اس لئے نمازی کو اختیار ہے کہ نماز کے جس رکن میں چاہے ان کو پڑھے یا التحیات کے آخر میں پڑھ لے۔

(خلاصہ از نجات المسلمین سیدی و مولائی مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ)

جو لوگ بڑی صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں یا اس کے پڑھنے کی فرصت نہ ہو وہ آسانی سے چھوٹی صلوٰۃ التسبیح پڑھ سکتے ہیں بلکہ روزانہ پڑھ سکتے ہیں اور پھر اپنی مغفرت و بخشش کی اور دیگر اچھے مقاصد میں کامیابی کی دعا مانگ سکتے ہیں لہٰذا اسی کو اپنے عمل میں لے لیں۔

صلوٰۃ التسبیح کے مسائل

☆ صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعت ہیں اور ان چاروں کو ایک سلام سے پڑھنا بہتر ہے اور اگر دو سلام سے پڑھیں تب بھی درست ہے۔ (عمدۃ الفقہ) یعنی صلوٰۃ التسبیح کی دو دو رکعت الگ الگ دو سلام سے ادا کرنا بھی جائز ہے جو شخص

بیمار ہو یا کمزور ہو یا وقت کم ہو تو ایسے لوگ اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

☆ صلوٰۃ التسبیح کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے' لیکن بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے' کیونکہ یہ نفل نماز ہے اور نفل نماز بلا عذر بھی بیٹھ کر پڑھنا درست ہے۔

☆ صلوٰۃ التسبیح کے پہلے طریقے کے مطابق پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھنے کے بعد بغیر اللہ اکبر کہے کھڑے ہوں گے۔ البتہ دوسرے طریقہ میں چونکہ دوسرے سجدہ کے بعد تسبیح نہیں ہے اس لئے اس میں اللہ اکبر کہکر کھڑے ہوں گے۔

☆ صلوٰۃ التسبیح میں جو کلمہ پڑھا جاتا ہے اس کو زبان سے ہرگز نہ گنیں ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی' البتہ انگلیاں کھول کر اور بند کر کے گننا یا تسبیح ہاتھ میں لے کر گننا جائز ہے مگر مکروہ ہے بہتر یہ ہے کہ دل دل میں شمار کریں اگر یہ مشکل ہو تو انگلیاں اپنی جگہ رکھیں اور ہر تسبیح پر انگلی کو دبا کر ذہن میں گنتی شمار کرلیں۔

(شامیہ)

☆ عام نمازوں کی طرح اگر صلوٰۃ التسبیح میں کوئی واجب سہواً رہ جائے یا کوئی اور ایسی صورت پیش آجائے جس میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے تو اس

نماز میں بھی سجدہ سہو واجب ہوگا البتہ سجدہ سہو میں تسبیحات نہیں پڑھی جائیں گی کیونکہ اس نماز میں ۳۰۰ مرتبہ تسبیحات سے زیادہ پڑھنا ثابت نہیں۔ (ارشاد الساری) البتہ کسی جگہ کی تسبیح رہ گئی ہو یا کم پڑھ لی ہو اور اب تک وہ تعداد پوری نہ کی ہو تو اسے سجدہ سہو میں پورا کر سکتے ہیں۔

☆ اگر کسی رکن میں تسبیح پڑھنا بھول جائیں یا کم ہو جائے تو بہتر ہے کہ اس کے بعد دوسرے رکن میں ان تسبیحات کو پڑھیں اور کمی کو پورا کریں لیکن بھولی ہوئی تسبیح کی قضاء رکوع سے اٹھ کر قومہ میں اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں پوری نہ کریں' ان میں صرف ان ارکان ہی کی تسبیح پڑھیں۔ ان کے بعد سجدہ میں بھولی ہوئی تسبیحات پڑھیں۔ مثلاً اگر رکوع میں تسبیح پڑھنا بھول گئے تو رکوع کی تسبیحات کو پہلے سجدہ میں پڑھیں۔ اسی طرح پہلے سجدہ کی تسبیح کو دوسرے سجدہ میں ادا کریں' پہلی رکعت میں دوسرے سجدہ کی تسبیحات کو دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر پڑھیں اسی طرح تیسری رکعت کے سجدہ کی تسبیحات کو آخری قعدہ میں التحیات سے پہلے پڑھیں۔ (شامیہ)

☆ صلوٰۃ التسبیح مکروہ اور ممنوع اوقات میں ادا کرنا منع ہے۔ ان کے سوا

رات اور دن میں ہر وقت پڑھنا جائز ہے البتہ زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے پڑھنا بہتر ہے۔ (ارشاد الساری)

☆ یہ نماز روزانہ رات میں یا دن میں ایک مرتبہ یا ہفتہ میں ایک مرتبہ یا مہینہ میں ایک مرتبہ یا سال میں ایک مرتبہ پڑھنی چاہیے ورنہ کم از کم پوری عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لینی چاہیے اور درمیانی درجہ یہ ہے کہ ہر جمعہ کو زوال کے بعد نماز جمعہ سے پہلے اسکو پڑھنے کا معمول بنائیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کا یہی معمول تھا (ارشاد الساری)

☆ صلوٰۃ التسبیح میں جو کلمہ پڑھا جاتا ہے اس کے آخر میں ﴿وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ﴾ کا اضافہ کر لیا جائے تو بہتر ہے۔ (ارشاد الساری)

التحیات کے بعد کی دعا

حضرت ابن عباس ؓ سے التحیات کے بعد سلام سے پہلے یہ دعا پڑھنا مروی ہے اگر کوئی پڑھ سکے تو بہتر ہے اگر یاد نہ ہو تو چھوڑنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ (شامیہ)

''اَللّٰھُمَّ اِنّي اَسْئَلُکَ تَوْفِيْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَ
اَعْمَالَ اَھْلِ الْيَقِيْنِ وَ مُنَاصَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ وَ
عَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَ جِدَّ اَھْلِ الْخَشْيَۃِ وَ طَلَبَ
اَھْلِ الرَّغْبَۃِ وَ تَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَ عِرْفَانَ اَھْلِ
الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنّی اَسْئَلُکَ
مَخَافَۃً تَحْجُزُنِيْ بِھَا عَنْ مَعَاصِيْکَ حتّٰی
اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِه رِضَاكَ
حَتّٰی اُنَا صِحَکَ بِالتَّوْبَۃِ خَوْفًامِّنْکَ وَ حَتّٰی
اُخْلِصَ لَکَ النَّصِيْحَۃَ حُبًّالَّکَ وَحتّٰی
اَتوکَّلَ عَلَيْکَ فِي الْاُمُوْرِ کُلِّھَا حُسْنَ ظَنِّ
رَبِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا
وَ اغْفِرْلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ
بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ''

''اے اللہ میں تجھ سے ہدایت والوں کی سی توفیق مانگتا ہوں اور یقین والوں کے عمل، توبہ والوں کا خلوص، صابرین کی پختگی، ڈرنے والوں کی کوشش، رغبت والوں کی سی طلب، پرہیزگاروں کی سی عبادت اور علم والوں کی معرفت تاکہ میں تجھ سے ڈرنے لگوں۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسے خوف کی درخواست کرتا ہوں جو تیری نافرمانی سے روک دے تاکہ میں تیری اطاعت سے ایسے عمل کرنے لگوں جن سے تیری رضا اور خوشنودی کا مستحق بن جاؤں اور تاکہ خلوص کی توبہ تیرے ڈر سے کرنے لگوں اور تاکہ میں مخلص ہو جاؤں اور آپ سے محبت کرنے لگوں اور تاکہ تیرے ساتھ حسن ظن کی وجہ سے تجھ پر توکل کرنے لگوں۔ اے نور کے پیدا کرنے والے تیری ذات پاک ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور تو ہماری مغفرت فرما۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے درخواست قبول فرما۔

(شامیہ)

اہل علم کیلئے

بعض علماء کرام صلوۃ التسبیح کی نماز کو درست نہیں سمجھتے بلکہ بعض تو اسے موضوع تک سمجھتے اور کہتے ہیں۔ حالانکہ موضوع والا قول اس بارے میں علمی لحاظ سے مرجوح اور غیر معتبر ہے، صحیح اور رائج قول یہی ہے کہ صلوۃ التسبیح صحیح حدیث سے ثابت ہے، اس بارے میں معارف السنن میں محدث عصر'' حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ بانی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی'' نے بہت مفصل اور مدلل علمی اور فنی بحث فرمائی ہے، ذیل میں اسکا اردو میں خلاصہ لکھا جاتا ہے۔

صلوۃ التسبیح کے بارے میں جو احادیث منقول ہیں وہ تعداد کے اعتبار سے دس سے زیادہ ہیں جو درج ذیل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہیں:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ	۲۔ حضرت فضل بن عباسؓ
۳۔ حضرت عباسؓ	۴۔ حضرت ابورافعؓ
۵۔ حضرت انسؓ	۶۔ حضرت ابن عمرؓ

۷۔ حضرت علیؓ	۸۔ حضرت جعفرؓ
۹۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ	۱۰۔ ایک انصاری صحابی جنکے نام میں اختلاف ہے۔

ان احادیث میں سب سے زیادہ مشہور اور سند کے اعتبار سے سب سے زیادہ صحیح اور معتبر حضرت ابن عباسؓ کی حدیث ہے اس کے علاوہ دوسری بعض احادیث کو کچھ محدثین نے ضعیف یا موضوع قرار دیا ہے' لیکن قدماء محدثین میں سے بڑے اور بہت سے جلیل القدر حضرات نے صلوۃ التسبیح کی حدیث کو صحیح یا کم از کم حسن قرار دیا ہے اور موضوع ہونے کا قول ان میں سے کسی نے بھی اختیار نہیں کیا' چنانچہ درج ذیل حضرات نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۔ ابوعلی بن سکنؒ	۲۔ ابن خزیمہؒ
۳۔ حاکمؒ	۴۔ ابن مندہؒ
۵۔ ابوبکر الاجریؒ	۶۔ ابوبکر بن ابی داؤدؒ

۷۔ابوموسیٰ المدینیؒ	۸۔دیلمیؒ
۹۔خطیبؒ	۱۰۔سمعانیؒ
۱۱۔ابوالحسن المصریؒ	۱۲۔ابوالحسن مقدسیؒ
۱۳۔بلقینیؒ	۱۴۔علائیؒ
۱۵۔زرکشیؒ	

درج ذیل مشائخ حدیث نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

۱۔ابن المدینی جو امام بخاری و امام مسلم کے شیخ ہیں	۲۔منذریؒ
۳۔ابن الصلاحؒ	۴۔نوویؒ
۵۔سبکیؒ	۶۔ابن حجرؒ

یہ سب حضرات امام فن اور ماہر فن ہیں جن کو اس فن میں مقتدا و امام مانا جاتا ہے اس لئے ان کے مقابلہ میں اس حدیث کو ضعیف یا موضوع کہنے

والوں کے قول کا اعتبار نہیں۔

واضح رہے کہ صلوٰۃ التسبیح کی حدیث کو موضوع کہنے والے علامہ ابن جوزیؒ علامہ ابن تیمیہؒ اور ابن عبدالہادیؒ ہیں اور یہ سب حنابلہ ہیں، لیکن امام احمدؒ نے مذکورہ حدیث کو موضوع نہیں بلکہ ضعیف قرار دیا ہے، لیکن ان حضرات نے اپنے امام کے موقف سے بھی تجاوز کر کے اس کو موضوع تک کہدیا ہے، جیسا کہ جرح میں ان حضرات کا یہ مزاج مشہور ہے (جو نا قابل اعتبار ہے)۔

خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) حضرت ابن عباسؓ کی جو حدیث صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں سند کے اعتبار سے صحیح یا حسن ہے اسکو ضعیف یا موضوع کہنا معتبر نہیں۔

(۲) اور اگر بالفرض حدیث ضعیف بھی ہو تو بھی باب فضائل میں استدلال کا دارومدار حدیث کی صحت پر نہیں ہوتا بلکہ باب فضائل میں ضعیف حدیث بھی حجت ہوتی ہے۔

(۳) ایک ایسے مسئلے میں جس کا تعلق فضائل سے ہو دس سے زیادہ احادیث کا مروی ہونا عمل کرنے والوں کے اطمینان قلب کے لئے

کافی ہے یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے علماء و مشائخ نے اس نماز کو مستحب قرار دیا ہے اور خود اس کے مطابق عمل کیا ہے، جن میں سر فہرست حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ہیں۔

(خلاصہ از معارف السنن ج۴ ص ۲۸۲_۲۷۵)

و صلی اللہ علی النبی الکریم محمد و الہ و اصحابہ اجمعین۔